رسالہ نمبر 72

سگِ مدینہ کہنا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ کہنا کیسا؟[1]

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (45صفحات)پورا پڑھ لیجئے
۔ان شاء اللہ عزوجل معلومات کا حیرت انگیز خزانہ ھاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ٦١ ص ٣٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک عاشقِ رسول تُرک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری سعادتوں کی معراج کہ ایک بار مجھ سا سراپا

مدینہ ——— مدینہ

[1] یہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ) کراچی میں شعبان المعظم ١٤٢٩ھ اگست 2008ء میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ**

فرمانِ مصطفےٰ:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گناہ وآثام **مسجدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں بیٹھا اپنے لیٹر پیڈ پر کچھ تحریر کررہا تھا، قریب بیٹھے ہوئے ایک **تُرک** حاجی کی نظر پیڈ پر اوپر کی جانب لکھے ہوئے نام **سگِ مدینہ محمد الیاس قادری** پر پڑی، میرے ہاتھ سے پیڈ لیکر **سَگَم سگانِ مدینہ** (یعنی میں تو مدینے کے کتوں کا بھی کتا ہوں) کہتے ہوئے اس نے پیڈ کو عقیدت سے چوم لیا۔ سُبحٰنَ اللہ! یہ اُس **عاشقِ رسول تُرک** کی مَحبَّت تھی، جب کہ بعضوں کو شیطان یوں وسوسوں میں مبتَلا کردیتا ہے کہ انسان چُونکہ اشرف المخلوقات ہے لہٰذا اس کو کسی جانور سے تَشبِیہ دینا، مَثَلاً عشقِ رسول میں خود کو **سگِ مدینہ** یعنی مدینے کا کتّا کہنا یا کسی کو **بلی، گھوڑا، گدھا، شیر، چیتا** وغیرہ وغیرہ کہنا کہلوانا عظمتِ انسان کی توہین ہے۔ نیز اپنے آپ کو سگ کہنے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری بھی ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اچھا خاصا انسان بنایا تو کوئی اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کیوں کہے اور لکھے!

پورا بیان سن لیجئے ان شاءاللہ عزوجل وسوسے کٹ جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شیطانی وسوسوں سے بچائے۔ اٰمین۔ اگر میرا یہ بیان ''سگِ مدینہ کہنا کیسا؟'' از ابتِدا تا انتہاء توجُّہ

سے سن لیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان سر پر خاک اُڑاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوگا اور آپ کے وسوسوں کی جڑیں کٹ جائیں گی۔ اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ بھی زبانِ حال سے بے ساختہ پکار اٹھیں گے۔

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کتّا بن گیا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نافرمان انسان بدتراز حیوان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسوسہ یہ ہے کہ انسان چُونکہ اشرفُ المخلوقات ہے اِس لئے اس کو کسی جانور سے۔ تَشبِیه (تش۔بِیہ) نہیں دی جاسکتی۔ اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ انسان شکل وصورت میں واقِعی بَہُت اچھّا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ جو انسان **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور مُتَّبِعِ شیطٰن ہے وہ یقیناً بدتر از حَیوان ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، بلکہ **اللہ** تبارَک

وَتعالٰی پارہ 30 سورۃُ التِّین آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد فرمارہا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

دیکھئے! قراٰنِ مجید میں انسان کو اچّھی صورت پر بنانے کے بعد ہر نیچی سے نیچی حالت پر پھیر دینے کا تذکِرہ کیا گیا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان آیت نمبر 4 میں انسان کی اچّھی صورت اور جسمانی خوبیوں کا تذکِرہ کرنے کے بعد آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی انسان نے مذکورہ نعمتوں کی قدر نہ کی اور کُفر و بدعملی اختیار کی، تو ہم نے اسے جانوروں سے بدتر، کیڑوں مکوڑوں، (بلکہ) گندگیوں سے (بھی) کمتر کر دیا کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ کافِر (بظاہِر انسان نظر آنے کے باوُجُود) جانور سے بدتر ہے۔'' اِلَخ (نورالعرفان ص 987)

پارہ 8 سورۃُ الاَعراف آیت 179 میں ارشادِ ربُّ العِباد عزوجل ہے:

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، وُہی غفلت میں پڑے ہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ انسان اگر ٹھیک رہے تو (بعض) فِرشتوں سے بڑھ جاوے۔ اور اگر اُلٹا چلے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جاوے کہ جانور تو اپنے بُرے بھلے کو جانتا ہے (مگر) یہ نہیں جانتا۔ کُتّا (بھی) سونگھ کر منہ ڈالتا ہے مگر یہ انسان بِغیر تحقیق ہی حرام حلال سب کھا جاتا ہے۔ (نورالعرفان ص 276)

اپنے منہ میاں مٹّھو بننے کی مُمانَعَت

اُمّید ہے یہ بات تو سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ جو انسان خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا تابِعِ فرمان ہے وُہی صاحِبِ عظمت وشان ہے ورنہ جو انسان مُتَّبِعِ شیطان ہے وہ بدتر از حیوان ہے۔ مگر شاید ابھی یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ چلئے کُفّار جانور بلکہ

جانور سے بھی بدتر سہی مگر مسلمان کو تو اپنے منہ سے خود کو **کُتّا** وغیرہ نہیں کہنا چاہئے ! اِس ضِمن میں عرض ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو تواضُع کے طور پر ''کتّا'' کہے یا لکھے تو اِس میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ بطورِ عاجزی اپنے لئے اِس طرح کے الفاظ کا استِعمال بُزُرگوں میں شُروع ہی سے رائج ہے۔ البتّہ ، **اپنے منہ میاں مٹّھو بننے** یعنی محض اپنے نفس کی خاطِر اپنی بڑائی بیان کرنے کی اجازت نہیں چُنانچِہ پارہ 27 سورۃُ النَّجم آیت نمبر 32 میں **اللہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

ترجَمۂ کنز الایمان: تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

اپنے منہ سے خود کو عالِم کہنا

عالِم ہونا بھی خوبی کی بات ہے مگر بِلا ضَرورت اپنے منہ سے عالِم بھی اپنے آپ کو عالِم نہ کہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے:

مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ. یعنی جو اپنے آپ کو **عالِم** کہے وہ جاہِل ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۵ ص ۱۳۹ حدیث ۶۸۴۲)

فرمانِ مصطَفٰے:(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اللّٰہ و رسول کا شَیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کر انسان کی عظمت کو کون سمجھ سکتا ہے! خودسرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے کرمِ خاص سے بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو ''انسان'' کے علاوہ کسی اور شے کے لقب سے مُلَقَّب فرمایا مَثَلاً، حُضورِاکرم، نُورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چچاجان سیِّدُ الشُّھد اء حضرتِ سیِّدُ ناحمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **اللہ ورسول کا شَیر** قرار دیتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین (علیہ السلام) آئے انہوں نے بتایا: ''ساتوں آسمانوں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرتِ حمزہ **اللہ** اوراس کے **رسول** کے شَیر ہیں۔'' (المُستَدرک لِلحاکم ج۴ ص۲۰۴ رقم ۴۹۵۰ دار المعرفة بیروت)

وہ خدا کے شیر ہیں، وہ مصطَفٰے کے شیر ہیں
ہم سگِ غوث و رضا ہیں، ہم سگِ اجمیر ہیں

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کی تلوار

سرکارِ دوجہان ،رحمتِ عالمیان ،مکّی مَدَنی سلطان ،صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سَیْفٌ مِّن سُیُوفِ اللہ ،یعنی ''اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار'' کا لقب عنایت فرمایا۔

(ماخوذ از صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۴۸ حدیث ۳۷۵۷ دار الکتب العلمیة بیروت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تَحت فرماتے ہیں: ''سَیفُ اللہ'' (یعنی اللہ عزوجل کی تلوار) سے مُراد ہے بڑے بہادُر ،اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت عظمت کے لئے ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۸۷ ،ضیاء القراٰن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے مِٹّی والے

سلطانِ مدینہ ،قرارِ قلب وسینہ ،فیض گنجینہ ،صاحِبِ معطّر پسینہ صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی پیاری بیٹی، شہزادیٔ کونَین، خاتونِ جنّت، سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لائے۔ مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکلکشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو وہاں موجود نہ پاکر شہزادی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے بارے میں اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا، عرض کی: مسجد میں گئے ہیں۔ وہاں تشریف لے گئے، دیکھا کہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم مِٹّی پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی مبارَک چادر پُشتِ اطہر سے نیچے گری ہوئی ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ پُرانوار سے اُن کی پیٹھ مبارَک سے مِٹّی جھاڑتے ہوئے فرمایا: **قُمْ اَبَا تُرَاب قُمْ اَبَا تُرَابٍ** یعنی **اٹھو! اے ابوتُراب، اٹھو! اے ابوتُراب** (ابوتُراب یعنی مِٹّی والے)۔ **حضرتِ** سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو اپنے ناموں میں **ابُوتراب** (یعنی مِٹّی والے)

سب سے زیادہ پسند تھا۔ جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہُت خوش ہوتے تھے۔ ان کا **ابُوتُراب** نام رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی نے رکھا۔

(صحیح البخاری ج ۱، ۲، ۴ص ۱۶۹، ۵۳۵، ۱۵۵ حدیث ۴۴۱، ۳۷۰۳، ۶۲۰۴)

آہ! عطّار بن گیا انسان
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

شَیرِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیر ہمّت کی علامت ہے۔ بہادروں کو عُموماً لوگ ''شَیر'' کہدیا کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کا لُعاب (تھوک) نَجاستِ غَلیظہ ہے اور جُھوٹا ناپاک۔ یہاں عظمتِ انسانی مَجروح ہوئی یا نہیں؟ ہرگز نہیں ہوئی۔ بہادُروں کے افسر، فاتحِ خیبر، حضرتِ مولائے کائنات، مولٰی مشکلکُشا، علیُّ الْمرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو مسلمانوں کا بچّہ

بچّہ **شیرِ خدا** کہتا ہے۔صدِیّاں بیت گئیں مگرآج تک کسی عالِمِ دین نے مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَهُ الکَرِیم کو **شیرِ خدا** کہنے سے نہیں روکا تواگرکوئی بطورِعاجِزی وبسببِ خوفِ خداوندی خودکو**سگِ مدینہ** کہےتو اُس پراعتراض کیوں؟

دوجہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ابو ہُریرہ کا اصلی نام کیا تھا؟

مشہورصَحابی حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام شاید ہی کسی کو معلوم ہوگا! ''**ابوہُریرہ**'' نام نہیں بلکہ کُنیت ہے جو بارگاہِ رسالت سے عنایت ہوئی تھی ۔اور**ابوہُریرہ** کے معنیٰ ہے:(بلّی والا ،یا) **بلّی کا باپ** ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصلی نام مبارَک کے بارے میں شارحِ بُخاری حضرتِ سیّدنا **علّامہ عینی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ان (یعنی حضرت ابوہریرہ) کے نام کے بارے میں تقریباً

تیس قول ہیں، سب سے قریب تر یہ قول ہے کہ ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے۔ (عمدۃ القاری ج ا ص ۱۹٤ دارالفکر بیروت)

میں غلامِ غلامانِ احمد، میں سگِ آستانِ محمد
قابلِ فخر ہے موت میری، قابلِ رشک ہے میرا جینا

ایک صَحابی کا لقب سَفینہ(کِشتی)تھا

مشہور صحابی حضرتِ سَیِّدُ نا **سَفینہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **اصلی** نام ایک قول کے مطابِق ''مِہران'' ہے۔انہیں بارگاہِ رسالت سے **سَفینہ** (کِشتی) کا لقب عنایت ہوا اوراسی لقب سے شُہرت پائی۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج۵ ص ۱۴۰ ،دار الکتب العلمیة بیروت)

آ کے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش!
میں سفینہ طیبہ کا کاش بن گیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُونٹ کا لقب پانے والے صَحابی

حضرتِ سیِّدُ نابُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَعِیَّت (مَ۔عِی۔یَت) میں مجھے سفر کی سعادت ملی ہوئی تھی رُفَقائے سفر سے سامان کا بار اٹھانا دُشوار ہوگیا، اُنہوں نے مجھ پر سامان ڈالنا شروع کردیا، پیارے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، محبوبِ ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو فرمایا: اَنْتَ زَامِلَۃٌ یعنی تم بوجھ اٹھانے والا اُونٹ ہو''۔ (تاریخ الاسلام للذھبی ج ۱ ص ۱۳۴)

اونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قرباں میں
کاش! دستِ آقا سے نَحر ہوگیا ہوتا

اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایک صَحابی کا لقب حِمار تھا

بخاری شریف میں ہے: سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم کی ظاہری حیات میں ایک صحابی تھے جن کا نام عبداللہ اور لقب حمار[1] تھا، وہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہنسایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری ج ۴ ص ۳۳۰ حدیث ۶۷۸۰) شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی **نُزہۃُ القاری جلد 5 صَفْحَہ 747** پر لکھتے ہیں: کسی کا بُرا لقب رکھنا مَنع ہے ارشاد ہے: وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ (ترجَمۂ کنزالایمان:) اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ ۲۶ الحجرات ۱۱) پھر ان کا لقب اس عہدِ مبارک میں کیسے حمار تھا ؟ بُرا لقب رکھنا اِیذا اور اِہانت (یعنی توہین) کا سبب ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی اِس قسم کے نام کسی خاص وجہ سے لوگوں کو پیارے ہوجاتے ہیں مَثَلاً کسی دینی بُزُرگ نے یہ لقب رکھ دیا جیسے امیرُ الْمؤمِنین، مولَی الْمُسلِمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''ابوتُراب'' (یعنی مِٹّی والا) رکھا، ظاہر ہے کہ معنیٔ لُغوی کے اعتبار سے یہ جُملہ توہین کا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] حِمار یعنی گدھا، خوطہ، دراز گوش

کو یہ نام سب سے زیادہ پسند تھا اِسی قَبیل (قِسم) سے ابو ہُریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (یعنی چھوٹی سی بلّی والا) ہے۔ ذَاتُ النِطَاقَیْن (یعنی دو کمر بند والی) عرب کے عُرف میں توہین کا لفظ تھا لیکن جب حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اَسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ذَاتُ النِطَاقَیْن (یعنی دو کمر بند والی) کہہ دیا یہ ان کے لئے سرمایۂ افتخار ہو گیا۔ اسی طرح اِمکان ہے کہ ہوسکتا ہے حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی ان کو حمار فرما دیا یا کسی اور معزَّز نے حمار کہہ دیا ہو جس کی وجہ سے انہیں یہ نام پسند آ گیا۔

کیوں ہنس کے کہہ دیا ''مرے در کا فقیر'' ہے
میرا مزاج اور بھی شاہانہ ہو گیا

(نزھۃ القاری ج ۵ ص ۷۴۷ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

کاش! خَر یا خچّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
مصطَفٰے نے کُھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَحابۂ کرام کی عاجِزیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اشرفُ المخلوقات اور عظمتِ انسانی کے مفہوم کو یقیناً ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ نے **معاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ بطورِ ناشکری نہیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مَغلوب ہو کر اور **اللّٰہُ قدیر** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی کبھی **دَرَخت**، کبھی **خاک**، کبھی **پرندہ** تو کبھی **چوپایہ** بن کر دنیا میں نہ آنے پر اپنے لئے تشویش کا اظہار فرمایا! کیونکہ جانور وغیرہ کو بُرے خاتمے کا کوئی خوف نہیں، اِسے نَزْع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں، اور جہنَّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ بلکہ تمنّا کیا کرتے تھے کہ کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے!

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

کاش میں پَرندہ ہوتا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک

پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: **اے پرندے!** تُو بڑا خوش بخت ہے ،**وَاللہ!** کاش ! میں بھی تیری طرح ہوتا، درخت پر بیٹھتا ،پھل کھاتا ،پھر اُڑ جاتا، تجھ پر کوئی حساب وعذاب نہیں،خدا کی قسم ! کاش ! میں کسی راستے کے کَنارے پرکوئی **دَرَخت** ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چباتا پھر نگل جاتا۔**اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔**(مُصَنَّف ابن ابی شَیبة ج۸ ص ۱۴۴، دارالفکر بیروت) **ایک موقع پر فرمایا:** ’’کاش! میں کسی مسلمان کے پہلو کا بال ہوتا‘‘۔

(الزُّھد،للامام احمد بن حنبل ص ۱۳۸ رقم ۵۶۰، دارالغدالجدید مصر)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا **بال** بن گیا ہوتا

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ **ایک موقع پر** تنکا اٹھا کر فرمانے

لگے: کاش! میں یہ تنکا ہوتا، **کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا۔**

(مُصَنَّف ابن ابی شَیبة ج۸ ص ۱۵۲)

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

کاش! میں پھل دار پَیڑ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یِہی حضرتِ سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار غَلَبۂ خوف کے وَقت فرمانے لگے: ''خدا کی قسم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا پَیڑ بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھالئے جاتے۔'' **(مصنف ابنِ ابی شیبہ ج۸ ص ۱۸۳)**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم وہ چیزیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے زیادہ روتے اور اپنی عورَتوں سے بستروں پر لذّت حاصل نہ کرتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں

کی طرف نکل جاتے **حضرتِ** سیِّدُ نا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: **یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ.** یعنی ہائے کاش! میں درخت ہوتا، جو کاٹ دیا جاتا۔ (مشکاۃ المصابیح ج۳ ص ۲۷۲ حدیث ۵۳۴۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان اس کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ میں انسان نہ ہوتا جو احکام کے مُکلَّف ہیں اور گناہ کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا خوف ہے جن کے **جنّتی** ہونے کی خبر قرآنِ کریم اور صاحِب قران نے دیدی ہے، اب سوچو کہ ہم کس شمار میں ہیں! بات یہ ہے کہ جتنا قُرب زیادہ اتنا ہی خوف زیادہ، **اللہ** اپنا خوف عطا کرے۔ **(مراۃ المناجیح ج۷ ص۱۵۵)**

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا نَخْل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میں انسان نہ ہوتا

ایک موقع پر امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''کاش! میں **دُنبہ** ہوتا، مجھے گھر والے خوب فَربہ کرتے، مجھے ذَبْح کرتے، کچھ گوشت بھون لیتے اور کچھ سُکھا لیتے پھر مجھے کھا جاتے، کاش! میں انسان نہ ہوتا۔

(حلیۃالاولیاء ج ۱ ص۸۸رقم۱۳۶ دارالفکر بیروت)

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

کاش! میں مدینے کا کوئی دُنبہ ہوتا یا
سینگ والا چِتکبرا مینڈھا بن گیا ہوتا

کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا

اسلام کے عظیم سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں حُضور رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِس **اُمّت کا امین** فرمایا۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے: ''کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا، میرے گھر والے مجھے

ذَبح کرڈالتے، میرا گوشت کھالیتے اورشوربہ پی جاتے۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ص ۳۱۴،۳۱۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش
بھیڑ بن کے طیبہ میں ذَبح ہوگیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میں راکھ ہوتا

حضرتِ سیِّدُ ناعِمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہ جن سے فِرِشتے آ کر ملاقات کرتے اوران پرسلام بھیجتے، ان کے بارے میں حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کرتے: ''کاش! میں راکھ ہوتا جسے ہوائیں اُڑالے جاتیں۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ج۴ص ۲۱۶)

کاش !میں اُڑتا پھروں خاکِ مدینہ بن کر
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کیلئے

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میں درخت کا پَتّا ہوتی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوفِ خدا کے باعث بجائے انسان کے کبھی **دَرَخت**، کبھی دَرَخت کے ایک **پتّے** تو کبھی **گھاس** تو کبھی **خاک** کی صورت میں پیدا ہونے کی آرزو فرمائی۔'' (الطبقات الکبری ج ۸ ص ۵۹، ۶۰ ملخصاً) **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اگر قسمت سے میں اُن کی گلی کی خاک ہو جاتا
غمِ کونَین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا

کاش میں دُنبہ ہوتا

مشہور صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ایک** بار فرمانے لگے: موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے وہ اگر تم جان لو تو کبھی لذیذ غذائیں نہ کھاؤ،

سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور تمام عمر رونے دھونے میں بسر کردو۔ اس کے بعد کہنے لگے: ''کاش! میں **درخت** ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا'' (الزھد، للامام احمد بن حنبل ص ۱۶۲، رقم ۷۴۰) ایک اور روایت کے مطابق یہ فرمایا: ''کاش! میں دُنبہ ہوتا، مجھے کسی مہمان کیلئے ذَبح کر دیا جاتا، کھالیا جاتا اور کھلا دیا جاتا۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۴۷ص ۱۹۳)

فکرِ مَعاش بَدبلا ، ہَولِ مَعاد جانگزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سگِ اَصحابِ کَہف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا خوفِ خدا! یقیناً ہر صحابی ''عادِل'' غیرِ فاسِق اور قَطعی جنّتی ہے۔ یقیناً یہ حضراتِ قُدسِیّہ عظمتِ انسانی کا مفہوم ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ممکن ہے اِس کے بعد بھی

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ کم ازکم **سگ** کے ساتھ تو انسان کوتشبِیہ نہ ہی دی جائے اور اِس ناپاک جانور کی نسبت شہرِ **مقدّس مدینۃُ الْمنوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی طرف کرتے ہوئے خود کو **سگِ مدینہ** کہنا تو بَہُت بڑی جِسارت ہے! جواباً عرض ہے کہ بطورِ عاجزی اپنے آپ کو سگ یعنی **کُتّا** کہنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں، ایسا کہنا بُزُرگوں سے ثابِت ہے۔ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی عظمت و شرافت پہ لاکھوں سلام مگر خود قراٰنِ مقدس میں **سگِ اَصحابِ کہف** کا ذِکرِ خیر موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 15 سُورَۃُ الْکَھف آیت 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ

ترجَمۂ کنز الایمان: اوران کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

اولیاء کی صُحبتِ بابَرَکت اور سگ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان **مذکورہ** آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: اس سے **معلوم** ہوا کہ بُزُرگوں کی صحبت کا کتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزت سے قراٰن میں آیا اور اس کے نام کے وظیفے

پڑھے جانے لگے اس کو دائمی زندگی نصیب ہوئی ۔مٹّی اسے نہیں کھاتی ۔تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہواس کا (یعنی صحابی کا) کیا پوچھنا! یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام عبادات سے بڑھ کر (عبادت) اچّھی صحبت اختیار کرنا ہے کہ اس کا فائدہ انسانوں تک (ہی) محدود نہیں۔'' (نور العرفان ص ۴۷۰)

تفسیرُ القُرطُبی جلد5صَفْحہ269پر ہے:اہلِ خیر سے مَحبَّت کرنے والاضرور اُس کی برکتیں حاصل کرتا ہے،ایک کتّے نے نیک بندوں سے مَحَبَّت کی اوران کی صحبت اختیارکی تو **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی نے اُس کا ذِکراپنی پاکیزہ کتاب (قراٰنِ مجید) میں فرمایا۔

یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی ایک ساعت اولیاءُاللہ کی صحبت میں گزار لینا سوسال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

باطنی قبض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُاللہ کی صحبت سے قلب میں ایمان اس قدَر مستحکم ہوجاتا ہے کہ سوسال کی عبادت وریاضت بھی وہ اثر پیدانہیں کر پاتی بلکہ

تَصَوُّف کی اِصطِلاح میں **قبض** (یعنی اللہ عزوجل کی یاد کی طرف دل مائل نہ ہونا) کی کیفیت کا علاج صحبتِ شیخ کے علاوہ کوئی نہیں۔ایک لمحے کا **باطِنی قبض** (یعنی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف دل کا متوجِّہ نہ ہونا) بھی اِس قدر تباہ کار ہے کہ طویل رِیاضتوں اور عبادتوں کو بھی انتہائی کمزور کر دیتا ہے بلکہ آدمی بعض اوقات معاذ اللہ عزوجل کفر تک پہنچ جاتا ہے۔لُبابُ الاحیاء میں ہے: ''ذکر کا اصل مقصد **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت ہے۔ ہمیشہ حُضُورِقلب (دلی توجُّہ) کے ساتھ مستقل طور پر ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے سے یہ مَحَبَّت حاصل ہوتی اوراسی مَحبَّت کی بَرَکت سے انسان بُرے خاتِمے سے محفوظ رہتا ہے۔ واللہ اعلم عزوجل۔ (لُبابُ الاحیاء ص۷۰ ادارالبیروتی دمشق) اب باطنی **قبض** کا علاج کیسے ہو! کیوں کہ یہ علاج اہلُ اللہ کی ''نظر'' کے ذَرِیعے بہتر طریقے پر ہوسکتا ہے مگر آج کل اولیاءُاللہ کی صحبتیں نہایت ہی کمیاب ہیں، پہچان بھی کم ہی لوگوں کو ہوتی ہے، ٹھوکر کھا جانے کا ہر خطرہ موجود ہے۔اِس باطِنی **قبض** کے علاج کیلئے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کے مزرات کی حاضِری بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہے گی۔ جتنا مُیَسَّر ہو

وہاں ذکر و دُرود و تلاوت اور دینی کتب کے مطالعے کا سلسلہ رکھئے، ایصالِ ثواب کیجئے، دعا مانگئے، صاحبِ مزار سے نظرِ کرم کی بھیک اور اپنے مرض کا علاج طلب کیجئے۔ مگر اطراف کا ماحول اگر غیر شَرعی ہو تو اس سے واسِطہ نہ رکھئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفع بخش پائیں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو **باطِنی قبض** سے محفوظ رکھے، جو اِس کے مریض ہیں ان کو شِفائے کامِلہ نصیب کرے۔ اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے مَحبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** میں سدا گُم رکھے۔ اٰمین۔

مَحَبَّت میں اپنی گما یا الٰہی ۔۔۔ نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لُوٹ لے خدا نہ کرے

اَصحاب کہف کی تعداد

اَصحابِ کَہف کی تعداد میں مُفسّرین کا اِختلاف ہے مگر قراٰنِ پاک کے اندر اِس کے

بیان میں ہر بار **سگِ اَصحابِ کہف** کا ذِکرِ خیر ضَرور کیا گیا ہے چُنانچہ پارہ 15 سورۃُ الکہف آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اب کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کُتّا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کُتّا، بے دیکھے اُلاوتکّا بات[1]، اور کچھ کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتّا، تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے، انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔

۱ یعنی اٹکل پچّو، قیاس آرائی

سگِ اصحابِ کہف داخلِ جنّت ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سگِ اَصحابِ کہف بڑا خوش نصیب ہے، بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی صُحبت کی بَرَکت سے یہ جنّت میں داخِل ہوگا۔چُنانچِہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے حضور (علیہ السلام) کی اونٹنی **قصوا**، **اَصحابِ کہف کا کُتّا**، صالح علیہ السلام کی **اُونٹنی**، حضرتِ عیسٰی (علیہ السلام) کا **دراز گوش**۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے، شیخ سعدی فرماتے ہیں شعر ؎

سگ اصحاب کہف رَوزَے چند　　پئے نیکاں گرِفتِ مَردَم شُد۔

(یعنی چند روز اصحابِ کہف کی صحبت کی برکت سے ان کا کتّا انسانی صورت میں داخل جنت ہوگا)　　(مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۵۰۱)

سگِ اصحابِ کہف بلعم بن باعور کی صورت میں داخِلِ جنت ہوگا

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

فرماتے ہیں: **اَصحابِ کَہف** رضی اللہ تعالٰی عنہم **کا کُتّا بلعم باعُور** کی شکل بنکر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل ہو کر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کَہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی۔ اور اُس (یعنی بلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت کی (وہ) بنی اسرائیل میں بَہُت بڑا عالم تھا، مُستجابُ الدَّعوات تھا (یعنی اِس کی دعائیں قَبول ہوتی تھیں) لوگوں نے اس کو بَہُت سا مال دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کیلئے بددعا کرے۔ خبیث لالچ میں آ گیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسیٰ علیہ السلام کیلئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے۔ **اللہ** نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصّہ ۳ص ۲۷۹ تا ۲۸۰ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

کتّے کے حملے کا خطرہ ہو تو......

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ''تفسیرِ ثعلبی'' میں ہے جو کوئی ان کلمات

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط کولکھ کر اپنے ساتھ رکھے کُتّے کے ضَرر سے اَمْن میں رہے۔(تفسیر خزائن العرفان ص ۴۷۲) اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے،حملہ آور ہوتو یہی قرانی کلمات پڑھ لیجئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی تھی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمید ہے جن کو وسوسے آتے ہیں ان کی تَشَقّی ہو گئی ہوگی۔دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہردم وابستہ رہئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے وسوسوں سے بچے رہیں گے۔**دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت فرمایا کیجئے، مَدَنی قافِلوں میں سفر فرمایئے، ہو سکے تو **رَمضانُ المبارَك** میں دعوتِ اسلامی کے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سارا مہینا اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم آخِری دس دن کیلئے **اعتکاف** کی سعادت حاصِل کر لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ ملیگا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔آیئے! آپ کی ترغیب وتَحرِیص کی خاطر''**اعتکاف** کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا

ہوں: میانوالی کالونی منگھوپیر روڈ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی ''گرل فرینڈز'' بنا رکھی تھیں، گندی ذِہنیّت کا عالَم یہ تھا کہ روزانہ ہی ننگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں **میں نے زِندَگی میں عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی** اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **رَمَضانُ المبارَک** کے آخِری عشرے کا **اجتماعی اعتِکاف** نصیب ہوگیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کُھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کا پابند ہوگیا۔ میں نے دو مساجد میں **فیضانِ سنّت** کا درس شُروع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَل اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجِد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنا دیا۔ اور تَحدیثِ

نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَرْوَرْدگارِ دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا خواب میں دیدار ہوگیا۔**

جسے چاہا نیک بنا دیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے
جسے چاہا جلوہ دکھا دیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص ۱۴۶۸)

عبد اللّٰہ بن مسعود کا سعادت مندانہ ارشاد

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے انتہا مَحبَّت کرتا ہوں، میں خوفِ خدا عزوجل رکھنے والا ہوں، اگر مجھے پتا چل جائے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سگ (کُتّے) سے مَحبَّت

فرماتے ہیں تو میں بھی اُس سگ (کُتّے) سے مَحبَّت کروں، میں آخری دم تک سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادِم ہوں۔(المعجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص ۱۶۴ رقم ۸۸۱۴دار احیاء التراث العربی بیروت) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ابنِ حَجَر ......یعنی پتّھر کا بیٹا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیائے اسلام کی ایک زبردست عَبقَری شخصیت، یگانۂ رُوزگار عالِمِ دین حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر ہیتَمی مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصلی نام کے بجائے آپ کو ''ابنِ حَجَر'' کہا جاتا ہے، کیوں؟ سنئے: شرفِ ملّت حضرت علّامہ محمد عبدالحکیم شَرَف قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عَلامہ اِبنِ حَجَر ہَیتَمِی مَکّی رَحِمَہُ اللّٰہ تعالیٰ (1) کو ابنِ حَجَر اس لیے کہا گیا کہ ان کے دادا شُہرت اور بہادُری کے ساتھ خاموش طَبع تھے صرف بوقتِ ضَرورت ہی

(1) ابنِ حجر کے لفظی معنی ہیں: پتّھر کا بیٹا

بات کرتے تھے اِس لیے ان کو (حجر یعنی) پتّھر سے تَشبِیہ دی گئی۔ (تقریظ الزّواجر مترجم ص ۳۶)

حضرتِ جامیؔ کا جذبۂ عشق

عام قاعِدہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے اُلفت ہو جاتی ہے۔ ہمیں چُونکہ مدینے والے آقا مکی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت ہے اِس لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہرِ مقدّس **مدینۂ پاک** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا سے بھی پیار ہے اسی پیار و ناز کے رنگ میں اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کہنا کہلوانا عاشِقانِ رسول کا طُرَّہ ٔ امتیاز ہے چُنانچِہ عارِف بِاللہ سیِّدی امام عبدالرحمٰن **جامیؔ** قدس سرہُ السّامی بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

سَگَتْ را کاش جامیؔ نام بُودے
کہ آید بَرزَبانت گاہے گاہے

(کاش آپ کے کُتّے کا نام جامیؔ ہوتا تاکہ کبھی کبھی آپ کی زَبانِ پاک پر آجاتا)

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری**

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حافظ شیرازی کی تڑپ

ایران کے مشہور صُوفی شاعِر شمسُ الدّین محمد المعروف **حافِظ شیرازی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں۔ ؎

شُنِیدَم کہ سَگاں را قَلادَہ مے بَندِی

چرا بہ گردنِ حافِظ نَمے نِہی رَسنے

(میں نے سنا ہے آپ نے اپنے کتّوں کے گلے میں پٹّا ڈال رکھا ہے تو حافظ کی گردن میں رسی کیوں نہیں ڈال دیتے!)

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اعلٰی حضرت کی عاجِزی

ولیِ کامل ، سچّے عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے مجموعۂ کلام **حدائقِ بخشش** میں بطورِ عاجزی جگہ بہ جگہ اپنے لئے سگ اور ''کتّا'' لفظ استعمال کیا ہے چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: ؎

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پُرسِش اور جا بھی سگِ بے ہُنر کی ہے

مولٰینا حشمت علی خان کا ناز

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شَیر بَیشۂ سنّت حضرتِ مولیٰنا **حشمت علی** خان عُبَیدؔ رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی **فرماتے ہیں:** ؎

سگ ہوں میں عُبَیدِ رضوی غوث و رضاؔ کا
بھاگتے ہیں میرے آگے شیرِ بَبر بھی

بہاؤالدین زکریا ملتانی کی تواضُع

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ بہاؤالدین **زکریا ملتانی** قدس سرہ النورانی منقبتِ **غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم **میں فرماتے ہیں:** ؎

سگِ درگاہِ جیلانی بہاؤالدین ملتانی
لِقائے دینِ سلطانی محی الدین جیلانی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بڑے بڑے بُزُرگوں نے

اپنے آپ کو بطورِ عاجزی نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اولیاءُ اللّٰہ کا ''سگ'' کہا، کہتے اور لکھتے ہیں، کیا یہ سارے کے سارے عظمتِ انسانی اور اشرفُ المخلوقات کے مفہوم سے ناواقف تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرنے والا اور اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام سے والہانہ عقیدت رکھنے والا سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عفاعنہُ القوی فکرِ آخرت اور مدینے کی مَحبَّت میں ڈوب کر کیوں نہ کہے۔

میں مدینے کی گلی کا کوئی کُتّا ہوتا
کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے

مرا ہوا کُتّا ہونے کی تمنّا کا اِنعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی تک ''زندہ کتّے'' کی تمنّا کی بات تھی امّید ہے سگِ مدینہ کہنے کہلوانے کے جواز کے متعلق اہلِ مَحبَّت اور صاحبانِ عقلِ سلامت مطمئن ہوگئے ہوں گے۔ اب ''مَرا ہوا کتّا'' ہونے کی تمنّا کرنے والے ایک ولیُّ اللہ رَحمۃُ اللہ کی ایمان افروز حکایت سنتے چلئے اور خوب جھومئے

چُنانچِہ حضرتِ علامہ سیِّدُنا امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدنا شیخ محمد بُدَیرِی دِمْیاطی علیہ رحمۃ اللہ الباقی فرماتے ہیں: میرے **دادا جان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں انہیں رَیت کے ٹیلے پر کھڑا دیکھ کر عرض کی: **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور رَیت کے جتنے ذَرّات میرے قدموں تلے ہیں اتنے افراد کی شَفاعت کی اجازت بھی مرحَمت فرمائی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس نیکی کے سبب یہ مقام پایا؟ فرمایا: ''میں جب بھی کسی مَرے ہوئے کُتّے کو دیکھتا تو کہتا: **کاش! یہ مرا ہوا کتّا میں ہی ہوتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا یہ قول مقبول ہوگیا۔ (جامِع کراماتِ اولیاء ج ۱ ص ۴۴۴ ملخصاً، مرکز اہلسنت برکات رضا، الھند)

خدا سَگانِ نبی سے یہ مجھ کو سُنوا دے

ہم اپنے کتّوں میں تجھ کو شُمار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا 84 بار دیدار

پیارے پیارے اسلامی بھائی! دیکھا آپ نے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی وجہ سے کیسی کیسی عاجزانہ باتیں فرما جاتے ہیں! یقیناً اشرفُ المخلوقات کے معنیٰ یہ حضرات ہم سے کہیں زیادہ سمجھتے تھے۔ یہ **ایمان افروز حکایت** ''جامِع کراماتِ اولیاء'' میں ہے۔ اِس کتاب کے مصنّف حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کے بارے میں اِسی **جامِع کراماتِ اولیاء** جلد اوّل کے صَفْحہ 67 پر آپ کے تعارف میں لکھا ہے: **امام یوسُف نبہانی** قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کا سفید داڑھی والا نور برساتا چہرہ یادِ الٰہی عزوجل کے جلووں سے جگمگاتا رہتا، ادب کے ساتھ دوزانو بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شان وعظمت کی تو بات ہی کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **زَوجۂ محترمہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا **کو خواب میں 84 بار جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا دیدار ہوا تھا۔**

کسے ہے دیدِ جَمالِ خدا پسند کی تاب

وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

عاشقِ رسول کی نرالی وفات

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیّدی ومرشِدی قُطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا ضیاءالدّین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کوحضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے بھی خِلافت حاصِل تھی۔جَواھِرُ البِحار جلداول (مترجم) کے پیش لفظ میں مرشِدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حوالے سے تحریرکردہ حکایت کا خلاصہ ہے: عشقِ رسول میں ڈُوبی ہوئی سنّتوں بھری کتاب ''جَواھِرُالبِحار'' تحریر فرمانے کے کچھ ہی عرصے کے بعد خواب میں سرکارِنامدار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدارِفیض آثار سے مُشَرَّف ہوئے۔سرکارِ ابدقرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کتاب جَواھِرُ البِحار کو بَہُت پسند فرمایا اوراز راہِ لُطف وکرم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کواپنے سینۂ بے کینہ فیض گنجینہ سے لگالیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

نے بے قرار ہو کر عرض کی: آقا! اب جدائی کا صدمہ سہنے کی تاب نہیں رہی۔'' یہ دردبھرا فِقرہ مقبولیت پا گیا اور **عاشقِ صادِق امام یوسُف نبہانی** قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی **نے اپنے آقا و مولیٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے نورانی سینے سے لگ کر رِحلَت** (یعنی وفات) **کی سعادت پائی**۔

آپ کے سینے سے لگ کر موت کی یا مصطَفٰے
آرزو کب آئے گی بَر بے کس و مجبور کی

ایک شاگردِ رشید کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النورانی کی زیارت نصیب ہوئی جن سے حضرتِ مرحوم نے اپنی وفات کا واقِعہ بیان کیا جو اسی طرح عوام وخواص میں مشہور ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کی رِحلَت شریف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفاتِ حسرت آیات کے دس سال بعد یعنی ۱۳۵۰ھ مطابِق 1931ء میں ہوئی۔ (جواھِرُ البِحار ص ۱۲)

اَبرِ رَحمت ان کے مَرقد پر گُہر باری کرے
حَشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے
سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک چپ ہزار سُکھ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے ﴿3﴾ چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾

بات چیت کرتے وقت ''پردے کی جگہ'' ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کررہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار مجروح ہوتا ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۲۲ حدیث ۴۱۰۱) ﴿10﴾ حدیثِ پاک میں ہے: ''**جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔**'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۴ ص ۲۲۵، حدیث ۲۵۰۹ دار الفکر بیروت) ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے

﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازت شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(کتابُ الصَّمت، معہ موسوعۃ الامام ابن أبی الدنیا، ج۷، ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

بات چیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

۷۸۶ فہرس ۹۲

دُرُود شریف کی فضیلت	1	کاش میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا	17
ایک عاشقِ رسول تُرک	1	کاش میں پھل دار پیڑ ہوتا	18
نافرمان بدتر از حیوان ہے	3	کاش میں انسان نہ ہوتا	20
اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی ممانعت	5	کاش میں بھیڑ کا بچہ ہوتا	20
اپنے منہ سے خود کو عالم کہنا	6	کاش میں راکھ ہوتا	21
اللہ عزّوَجلّ ورسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ		کاش میں درخت کا پتا ہوتی	22
والہٖ وسلّم کا شیر	7	کاش میں دنبہ ہوتا	22
اللہ عزّوَجلّ کی تلوار	8	سگِ اصحاب کہف	23
اے مٹی والے	8	اولیاء کی صحبت بابرکت اور سگ	24
شیرِ خدا عزّوَجلّ	10	باطنی قبض	25
حضرت ابوہریرہ کا اصلی نام کیا تھا	11	اصحاب کہف کی تعداد	27
ایک صحابی کا لقب سفینہ (کشتی) تھا	12	سگِ اصحاب کہف داخل جنت ہوگا	29
اونٹ کا لقب پانے والے صحابی	13	سگِ اصحاب کہف بلعم بن باعور کی	
ایک صحابی کا لقب حمار تھا	13	صورت میں داخل جنت ہوگا	29
صحابہ کرام کی عاجزیاں	16	کتے کے حملے کا خطرہ ہوتو......	30
کاش میں پرندہ ہوتا	16	میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی	31

حضرت عبداللہ بن مسعود کا سعادت مندانہ ارشاد	33
ابن حجر......یعنی پتھر کا بیٹا	34
حضرت جامی کا جذبۂ عشق	35
حافظ شیرازی کی تڑپ	36
اعلیٰ حضرت کی عاجزی	36
مولانا حشمت علی خان کا ناز	37
حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کی تواضع	37
مرا ہو کتا ہونے کی تمنا کا انعام	38
سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا 84 بار دیدار	40
عاشق رسول کی نرالی وفا	41
ایک چپ ہزرار سکھ...اِلخ	43

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاکَ اللہ خیراً**۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "لنگرِ رسائل کے" مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت**، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی:۔ شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2314045 - 2203311
لاہور:۔ دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
سردار آباد (فیصل آباد):۔ امین پور بازار۔ فون: 2632625
کشمیر:۔ چوک شہیداں، میرپور۔ 058-61037212
حیدرآباد:۔ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122
ملتان:۔ نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
راولپنڈی:۔ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
پشاور:۔ فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر پشاور۔

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net